

فہرست مخطوطات

کتب خانہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد

محمد طفیل

- - مخطوطہ نمبر ۳۵ داخلہ نمبر ۳۷۹۱
- - نام کتاب: فی مرسوم خط المصحف مرتباً علی سور القرآن الکریم - فن تجوید
 - - تقطیع، $\frac{۷ \times ۱۰}{۳ \times ۷}$ سطر فی صفحہ ۱۷ حجم ۷۰ صفحات
 - - مصنف، الفقہ الاجل المقرئ النحوی ابن الطاہر اسماعیل بن طاہر العقیلی۔
 - - کاتب، محمد بن محمد الحمدانی سن کتابت، ۱۰ جادی الاول ۱۳۲۵ھ
 - - روشنائی، معمولی صمغ دودی خط، نسخ مایقرا
 - - کاغذ، دستی مصری زبان، عربی نشر۔

اس کتاب کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اول ما ابدأ بعد حمد اللہ تعالیٰ علی نعمہ التي لا تحصى بعد
ولا تقف عند حد والصلوة علی نبیہ المصطفیٰ المختار وآلہ السلاۃ الاطہار وصحبہ
الاکرمین وتابعیہم باحسان الی یوم الدین.....
اور اس کتاب کے آخری الفاظ یہ ہیں:
والحمد للہ رب العالمین وصلى الله على سيدنا محمد خير خلقه وعلى آله وصحبه
وازواجه وذريته وكل معترف بشرعه وصدقہ۔

ولان الانتہاء من نسخہ یوم الجمعة المبارک الذی هو العاشر من شہر
جمادی الاولیٰ سنۃ خمس وعشرین وثلاثاً مائة والفاء من ہجرتنا محمد خاتم
النبین علی ید راجی العفو والعافیة والغفران والرضی والستر الجمیل واللطف الخفی
فی القضا محمد بن محمد المشہور عند من یعرفہ بالحمدانی وربہ اللہ علم الباطن و
الظاهر بجماعہ النبی العدنانی۔

مصنف کا تذکرہ امام القراء شمس الدین ابن الجزری المتوفی ۷۳۳ھ نے اپنی کتاب غایۃ
النهاية فی طبقات القراء میں بہت مختصر سا کیا ہے (طبع قاہرہ ۱۳۵۱ھ ج ۱ ص ۱۶۵
ترجمہ نمبر ۷۸) جس کے الفاظ یہ ہیں:

”اسماعیل بن ظاہر بن عبد اللہ ابو طاہر العقیلی المصری امام محقق من ائمة
الفن، له کتاب فی الرسم من احسن ما ألف فی ذلک واطنه قر علی ابی الجود“
مشاہیر کے عام تذکروں میں مصنف ابن طاہر العقیلی کا حال نہیں مل سکا۔ حالانکہ امام
ابن الجزری کی رائے ان کے متعلق یہ ہے کہ ان کی کتاب فن رسم المصاحف کی بہترین کتابوں میں
سے ایک ہے۔ اس کتاب کے دیکھنے سے امام شمس الدین الجزری کے قول کی بڑی حد تک تائید
ہوتی ہے۔

مصنف کے زمانہ کی تعیین کرنا مشکل ہے۔ مگر شمس الدین الجزری کے اس بیان سے کہ
شاید وہ ابو الجود مصری کے شاگرد تھے۔ یہ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ مصنف کا زمانہ تقریباً ساتویں
صدی ہجری کا نصف آخر ہو۔

مسلمانوں نے خدمت قرآن مجید کے لئے علاوہ صرف دستخط و نسخ اور معانی و بیان کے ستائیس
نئے علوم ایجاد کئے ان میں سے ایک علم رسم المصاحف کہلاتا ہے۔ اگرچہ بطور واقعہ یہ علم
فن خطاطی کی ایک شاخ ہے، مگر چونکہ یہ خصوصیت کے ساتھ مصحف قرآنی کی تحریر سے بحث کرتا ہے
کہ کس جگہ حرف حذف ہوگا۔ کہاں زیادہ لکھا جائے گا۔ کس مقام پر حروف ملا کر لکھے جائیں گے
اور کہاں ان میں فاصلہ ہوگا وغیرہ۔ اس لئے علماء فن نے فن رسم المصاحف کو ایک مستقل فن قرار
دیا ہے۔ اور اس فن میں بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں مثلاً ابو عمرو دانی کی کتاب المصحح، ابو العباس
مراشی کی کتاب عنوان الدلیل فی مرسوم خط التزیل اور شیخ الشیوخ امام شاطبی کا قصیدۃ
الرائیۃ العقیلة وغیرہ زیر نظر کتاب ”کتاب فی مرسوم خط المصحف مرتباً علی سور القرآن الکریم“
اگرچہ مختصر ہے لیکن فن میں اس کا درجہ مندرجہ بالا کتب سے کسی طرح بھی کم نہیں۔

مولانا طاہش کپری زادہ متوفی ۸۹۶۲ھ نے اپنی مشہور کتاب مفتاح السعادة میں جہاں علم رسم
کتابتہ القرآن کا ذکر کیا ہے (ج ۲ ص ۲۲۹ طبع دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن ۱۳۲۹ھ) وہاں

یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے ایک بار یہ سوال کیا گیا کہ لوگوں نے لکھنے کے طرز اور جگہ میں جو نئی نئی باتیں پیدا کر لی ہیں ان کے مطابق اگر قرآن مجید کے نسخے تیار کئے جائیں تو کوئی حرج تو نہیں ہے۔ اس کے جواب میں حضرت امام مالک نے فرمایا کہ پہلے نسخے مصحف عثمان سے مختلف لکھنا جائز نہیں ہے حضرت امام احمد بن حنبل کا یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ مصحف عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے مخالف واؤ، یا، الف یا کچھ بھی لکھنا حرام ہے۔

امام بیہقی نے اپنی کتاب 'شعب الایمان' میں لکھا ہے کہ قرآن مجید کا نسخہ لکھنے والے کا فرض ہے کہ حضرت عثمان بن عفان کے نسخوں سے بجا میں ہرگز کوئی مخالفت نہ کرے۔

ان تمام روایات و اقوال سے فن رسم المصحف کی ضرورت اور اہمیت عیاں ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں نے اس فن پر خاصی توجہ دی اور قرآن کریم کے الفاظ تک کی حفاظت کی اور ان کے رسم الخط کو محفوظ رکھا۔

زیر نظر کتاب مختصر ہے، نسخہ مکمل، صحیح اور صاف ستھرا لکھا ہوا ہے۔ اس کا شائع نہ ہونا ہمارے لئے باعث حیرت ہو گا۔ کیونکہ تیسرا یہ چاہتا ہے کہ اتنی چھوٹی اور مفید کتاب کو کسی نے ضرور چھاپ لیا ہو گا۔ بہر حال ہماری اطلاع کے مطابق یہ کتاب تا حال نہیں چھپی۔

اس کتاب کا ایک اور نسخہ ہمارے کتب خانہ میں مخطوطہ نمبر ۲۷ پر موجود ہے۔ جس کے متعلق مختصر نوٹ پہلے چھپ چکا ہے۔ لیکن اس نسخہ پر نوٹ لکھنے کے دوران تلاش میں کچھ مزید معلومات حاصل ہو گئیں۔ اس لئے ضروری تھا کہ ان کا ذکر کیا جائے۔

اس کتاب کے تعلق سے سب سے زیادہ قابل توجہ یہ بات ہے کہ ہمارے کتب خانہ میں اس کتاب کے دو مختلف مخطوطے موجود ہیں۔ اور جیسا کہ ذکر ہوا، اس کے طبع ہونے کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ اس لئے اس مفید اور اہم کتاب کو دونوں نسخوں کی مدد سے ترتیب دے کر شائع کیا جاسکتا ہے۔

○ مخطوطہ نمبر ۲۵ داخلہ نمبر ۳۷۹۱

○ نام، رسالہ فتح المجید فی قرآۃ حمزۃ منہ القصیدہ فن تجوید

○ تقطیع، ۱۰/۲ × ۷/۲ سطر فی صفحہ مختلف ۲۱ تا ۱۶ حجم ۱۴ صفحات

○ مصنف، شیخ محمد بن احمد بن عبداللہ المتولی متوفی ۱۲۱۳ھ سن تالیف معلوم نہیں ہو سکا۔

- ۰۔ کاتب، عمران البوزید
 سن کتابت ۲۳ ربیع الآخر ۱۳۱۹ھ
 خط نسخ مایقراً
 زبان عربی نظم

اس رسالے کے پہلے دو اشعار یہ ہیں :

لک الحمد یا من للکتاب قد انزلا علی المصطفیٰ من بالهدایة ارسلنا
 علیه صلاة الله ثم سلامه کذا الال والاصحاب من امرؤ العلا

اور آخر میں یہ الفاظ درج ہیں :

وکان الفراغ من کتابة هذه الرسالة یوم الاحد الموافق ۲۳ تدخلت من شهر
 ربیع الآخر ۱۳۱۹ھ ہلالیہ۔ بقلم من توکل علی الحمید المجید عمران البوزید غفر اللہ لہ
 ولوالدیہ ولجميع المسلمين اجمعین بجاہ سید الاولین والآخرین تمت بحمد اللہ و
 عونہ وحسن توفیقہ۔

اس رسالے کے مصنف مصر کے مشہور قاری و مجدد محمد بن احمد ابن عبداللہ المتوفی ۱۳۱۳ھ
 ہیں۔ چودہویں صدی کے اوائل میں جو ماہرین فن تجوید مصر میں موجود تھے۔ ان میں شیخ المتوفی کا درجہ
 استاذ القراء اور رئیس الاساتذہ کا تھا۔ اور وہ شیخ القراء کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔
 الاعلام (ج ۶ ص ۲۴۶ طبع قاہرہ الطبعة الثانیة) میں خیر الدین زرکلی ان کے بارے میں لکھتے ہیں :
 "وینعت بشیخ القراء۔ عالم بالقراءات، منیر، اسندت الیہ مشیخة الاقراء سنة
 ۱۲۹۳ھ مولداً ووفاته بالقاهرة۔"

صاحب الاعلام نے ان کی تو تصانیف کا ذکر کیا ہے۔ جن میں سے چار چھپ چکی ہیں اور تبقیہ
 پانچ بحال مخطوطے ہیں۔

زیر نظر کتاب مصنف کا علم القراءات پر ایک منظوم ہے۔ جو ۱۶ ابواب پر مشتمل ہے۔ اور اس
 میں کل ۲۲۱ اشعار ہیں۔

صاحب الاعلام کی اطلاع کے مطابق یہ رسالہ طبع ہو چکا ہے۔ زیر نظر نسخہ مکمل اور عمدہ
 حالت میں موجود ہے۔